تین دن سے کم میں قرآن مکمل کرنے پر تحقیقی مقالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین امابعد

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ رمضان میں 60 قرآن تلاوت فرماتے تھے, اورایک تراویح میں ۔ یہ اردو کتب میں موجود ہے۔اس بات کولیکرانجینئر مرزاصاحب زبان درازی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بابوں کو بدنام کیا ہوا ہے جبکہ حدیث میں ہے کہ تین دن سے کم قرآن مکمل کرنے سے قرآن فہمی کا حق حاصل نہ ہوگا۔(ترمذی:2949)مرزاصاحب کا کہنا ہے کہ یہ بات آپ علیہ السلام نے عربی بولنے والے صحابہ سے فرمائی جوعربی کوجانتے تھے۔اورانہوں نے اپنے بابوں کے بارے میں غلط باتیں مشہورکی ہوئی ہیں، بلکہ کتاب تو کہتی ہے کہ تین دن دے کم قرآن فہمی حاصل نہ ہوگی اوران کا کہنا کتاب کے مخالف ہے گویا" کتابوں کا خدااور بابوں کا خدااور"۔

الجواب بعون اللہ تعالیٰ گزارش ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ رمضان میں 60 قرآن تلاوت فرماتے تھے،تو یہ بات آج کی کتابوں میں ہے یا بڑے محدثین نے بھی کچھ لکھا ہے۔اگر یہ بات اہل سنت کی معتبرترین کتب میں موجود ہےاورمرزاصاحب ان کا نام نہ لے،اس کے دومعنیٰ ہوسکتے ہیں،ایک یہ کہ مرزاصاحب کی ان کتب تک رسائی نہیں ،اگررسائی نہیں تو آپ کوفتویٰ دینے کا حق کس نے دیا،نمبردواگرمرزاصاحب جانتے ہیں تو یہ خیانت ہے کہ آپ معتبرترین کتب کا نام نہیں لیتے اورموجودہ کتب کا نام لے کراہل سنت کے علماء پرکیچڑاچھال کراپنے دل کوتسکین دیتے ہیں۔

دوستو! تین دن سے کم میں مکمل قرآن کی تلاوت کرنے والے صحابہ کرام،تابعین عظام اورائمہ ومحدثین ہیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے،تواب مرزاصاحب ان صحابہ اورتابعین کوبھی اسی نعرے کی زدمیں لائے گا کہ صحابہ کا خدااورکتابوں کا خدااور،تابعین کا خدااورکتابوں کا خدااور،امام شافعی،امام مالک امام بخاری کا خدااورکتابوں کا خدااور۔

مرزاصاحب ترمذی کی حدیث نمبر2949 کا حوالہ دیتے ہوئے تھوڑا پیچھے پڑھ لیتے کہ اسی ترمذی میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث نمبر2946 کے تحت لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رات میں پوراقرآن پڑھ لیتے اورسعید بن جبیر تابعی رحمہ اللہ بھی ایک رات میں پوراقرآن پڑھتے ۔اب لگائیں مرزاصاحب نعرہ کہ امام ترمذی کا خدااورکتابوں کا خدااور!

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی قرآن سے محبت

(1)حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رات کوایک رکعت میں پوراقرآن تلاوت فرماتے۔(مصنف ابن ابی شیبہ 1/322،دارالکتب العلمیہ بیروت،حدیث: 3690،السنن الکبریٰ بیہقی 2/768،مکتبہ رحمانیہ لاہور،سندہ صحیح: 4059، 4783, 4782،شعب الایمان 2/398،دارالکتب العلمیہ بیروت،حدیث:2183،الزھد والرقائق لابن مبارک 1/452 مکتبہ شاملہ حدیث:1275،حلیۃ الاولیاء 1/60،مکتبہ احیاء التراث العربی،بیروت, ترمذی:2946

(2)حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ تمام رات قرآن مجید پڑھتے اورایک رکعت میں ساراقرآن پڑھتے۔((مصنف ابن ابی شیبہ 1/322،دارالکتب العلمیہ بیروت،حدیث:3691،شرح معانی الآثار مترجم 1/993،مکتبۃ العلم،لاہور،حدیث:2008،شعب الایمان 2/398،دارالکتب العلمیہ

بیروت،حدیث: 2184،السنن الکبریٰ بیہقی 3/242،مکتبہ رحمانیہ لاہور،سندہ صحیح: 4787،الطبقات الکبریٰ 1/724 مکتبہ شاملہ الرقم: 335،الزھد والرقائق لابن مبارک 1/452 مکتبہ شاملہ حدیث: 1277،ابن ابی الدنیا فی قیام اللیل: 337،ترمذی: 2946)

(3) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت میں قرآن مجید پڑھا۔(مکتبہ شاملہ 1/348،حدیث: 2053،شرح معانی الآثار مترجم 1/993،مکتبۃ العلم،لاہور،حدیث: 2010)

(4) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ایک رات میں قرآن پڑھتے تھے۔(بخاری: 5052،مسلم،مکتبہ دارالسلام حدیث: 2730 مکتبہ شاملہ: 1159

(5) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ابوحمزہ رحمہ اللہ ایک رات میں ایک قرآن مجید تلاوت فرماتے بعض اوقات ایک رات میں دو قرآن مجید تلاوت فرماتے۔آپ نے اپنے استاد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہما نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح قرات کرنا کہ تو خود سن سکے۔(السنن الکبریٰ بیہقی 2/768،مکتبہ رحمانیہ لاہور،سندہ صحیح: 4061،شعب الایمان 2/398،دارالکتب العلمیہ بیروت،حدیث: 2159،مکتبہ شاملہ 3/475 حدیث: 1972،

تابعین کی قرآن سے محبت

(1) ابوحمزہ تابعی شاگرد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات کو ایک مکمل قرآن تلاوت کرتے بعض اوقات ایک رات میں دو قرآن تلاوت کرتے۔اس بارے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر تو کرنا چاہتا ہے تو کر لیکن خود کی آواز سن لیا کر(شعب الایمان 2/392،دارالکتب العلمیہ بیروت،حدیث: 2159)

(2) سعید بن جبیر رحمہ اللہ خانہ کعبہ میں ایک رکعت میں قرآن مکمل کرتے۔(مکتبہ شاملہ 1/348،حدیث: 2054,شرح معانی الآثار مترجم 1/993،مکتبۃ العلم،لاہور،حدیث: 2011،،ترمذی: 2946،الزھد لابن احمد 1/300 مکتبہ شاملہ رقم: 2164

(3) سعد بن ابراہیم تابعی رحمہ اللہ دن کو ایک اور رات کو ایک قرآن مکمل کرتے۔(شعب الایمان مکتبہ شاملہ 3/489 رقم: 1996،شعب الایمان 2/398،دارالکتب العلمیہ بیروت،حدیث: 2185،الطبقات الکبریٰ 1/205 مکتبہ شاملہ،سیر اعلام النبلاء 6/140،سیر اعلام النبلاء 5/265 مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆امام ذھبی سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں کہ جب امام شعبہ رحمہ اللہ سعد بن ابراہیم کا ذکر کرتے تو فرماتے میرے دوست سعد بن ابراہیم نے مجھے حدیث بیان کی جو ہمیشہ روزہ رکھتے اور ہر دن اور رات کو قرآن مکمل کرتے۔(سیر اعلام النبلاء 6/140 مکتبہ شاملہ رقم: 799،سیر اعلام النبلاء 6/140،سیر اعلام النبلاء 5/265 مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(4) اسود تابعی رحمہ اللہ ہر دوسری رات کو قرآن مکمل کرتے۔(شعب الایمان 2/399،دارالکتب العلمیہ بیروت،رقم: 2189)

(5) قتادہ بن دعامہ تابعی رحمہ اللہ رمضان کے آخری عشرے کی ہر رات میں قرآن مکمل کرتے تھے۔(حلیۃ الاولیاء 2/303 مکتبہ احیاء التراث العربی)

(6) ثابت بنانی رحمہ اللہ تابعی ایک قرآن دن کو اور ایک قرآن رات کو مکمل کرتے۔(مکتبہ شاملہ 3/489 رقم: 1994،قیام اللیل للمروزی ص 64،العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد روایۃ ابنہ عبداللہ 1/486 مکتبہ شاملہ رقم: 1117)

(7) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ رمضان میں 60 قرآن مکمل کرتے۔(تاریخ بغداد 13/355) مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہر رات

کوقرآن مکمل کرتے۔(سیراعلام النبلاء5/536 مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت،تاریخ بغداد13/355) مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(8)مجاھد تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں امام نووی فرماتے ہیں کہ سند صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ امام مجاھد جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں،رمضان میں مغرب کے بعد عشاء تک روزانہ قرآن مکمل کرتے تھے۔(یادرہے کہ وہ حضرات عشاء دیر سے پڑھتے تھے)(کتاب الاذکار1/196 مکتبہ شاملہ:554،التبیان للنووی رقم:106)

(9)علقمہ تابعی رحمہ اللہ،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ایک رات میں قرآن مکمل کرتے۔(کتاب الثقات لابن حبان،مکتبہ شاملہ 5/208)

(10)ابوہارون محمد بن خالد الخزار الرازی تابعی رحمہ اللہ ایک قرآن دن میں اور ایک قرآن رات میں مکمل کرتے۔(الجرح والتعدیل 7/245 مکتبہ شاملہ)

ائمہ اربعہ کی قرآن سے محبت

☆امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ رمضان میں 60 قرآن مکمل کرتے۔(تاریخ بغداد13/355) مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت)امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہر رات کوقرآن مکمل کرتے۔(سیراعلام النبلاء5/536 مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت،تاریخ بغداد13/355) مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص رات میں قرآن مکمل کرلیتا ہے۔آپ نے فرمایا کتنا اچھا کام ہے،بے شک قرآن ہر خیر کا امام ہے،پھر امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر دی ہے اس نے جو عمر بن حسین کے پہلو میں رمضان میں نماز پڑھتا تھا کہ عمر بن حسین رحمہ اللہ ہر رات کو نئے قرآن کی ابتدا کرتے تھے(یعنی ہر رات کوقرآن مکمل کرکے اگلی رات پھر نیا قرآن شروع کرتے)(شعب الایمان2/398،دارالکتب العلمیہ بیروت،حدیث:2186،/شعب الایمان مکتبہ شاملہ 3/490 حدیث:1997)

☆امام شافعی رحمہ اللہ رمضان میں 60 قرآن پڑھتے تھے۔(حلیۃ الاولیاء9/119،مکتبہ احیاء التراث العربی،بیروت)

☆امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے روح نے حدیث بیان کی،روح کہتے ہیں شعبہ نے حدیث بیان کی کہ ثابت بنانی رحمہ دن اور رات کو ایک ایک قرآن مکمل کرتے تھے۔(موسوعہ اقوال امام احمد بن حنبل فی رجال الحدیث وعللہ 1/173 مکتبہ شاملہ رقم:323)

امام بخاری اوران کے استاذ کی قرآن سے محبت

امام بخاری کے استاذ علی بن مدینی رحمہ اللہ مغرب سے عشاء تک روزانہ قرآن مکمل کرتے تھے۔(یادرہے کہ وہ حضرات عشاء دیر سے پڑھتے تھے)(شعب الایمان2/399،دارالکتب العلمیہ بیروت،رقم:2188)

امام بخاری رحمہ اللہ رمضان میں 41 قرآن پڑھتے تھے۔ایک تراویح میں،سحری کے وقت روزانہ تلاوت کرکے تین دن میں ایک قرآن،صبح سے شام تک روزانہ ایک قرآن۔(ھدیہ الساری مقدمہ فتح الباری 1/653،دارالکتب العلمیہ بیروت،طبقات الحنابلہ 2/275،تاریخ دمشق15/48،سیرت بخاری(عبدالسلام مبارکپوری)صفحہ 111)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جوشخص تین دن سے کم عرصے میں پورا قرآن

پڑھ لے،اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔(ترمذی:2949،ابوداود:1394)

ملاعلی قاری رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: سمجھنے کی نفی ہے نہ کہ ثواب کی نفی ہے،یعنی اگر پڑھ لے تو ثواب اسے ضرور ملے گا،اور فرماتے ہیں کہ سمجھ کے لحاظ سے بھی لوگ مختلف ہیں۔امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا چاہے سمجھ کر پڑھے یا بغیر سمجھے۔اس لئے کہ یہ ایک عبادت ہے۔(مرقات المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح 5/81 مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ امام احمد،امام ابوعبید اور اسحاق بن راہویہ اور دوسروں کا مختار ہے (یعنی دن سے کم میں قرآن مکمل نہ کرنا) اور بہ کثرت سلف سے منقول ہے کہ وہ تین دن سے کم میں بھی قرآن مجید ختم کرتے تھے۔علامہ نووی شافعی نے کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ یہ مدت مختلف اشخاص کے ساتھ مختلف ہوتی ہے،پس جو اہل فہم سے ہوں اور ان کی فکر دقیق ہو،تو ان کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ اتنی کم مدت میں قرآن کریم ختم کرلیں جس سے فکر،تدبر اور استخراج معانی میں خلل نہ ہو اور جو لوگ تعلیم اور تدریس اور دیگر دین کے اہم کاموں میں اور عام کاموں کی مصلحتوں میں مصروف رہتے ہیں ان کے لیے بھی کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنا جائز ہے۔اور جو لوگ اس طرح نہ ہوں ان کے لیے زیادہ مدت میں قرآن مجید کو ختم کرنا اولیٰ ہے۔(فتح الباری شرح صحیح البخاری 11/188 مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت حدیث:5051،نعم الباری 9/299 ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی)

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان،تابعین عظام،ائمہ کرام اور محدثین واولیاء اللہ کا یہ عمل رہا ہے کہ وہ تین دین سے کم میں قرآن کو مکمل کرتے رہے ہیں۔کیا انہوں نے یہ حدیث نہیں پڑھی تھی کہ تین دن دے کم میں قرآن پڑھنے سے قرآن فہمی حاصل نہیں ہوگی،لامحالہ پڑھی ہوگی۔تو اس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے پہلے قرآن فہمی حاصل کی اس کے بعد قرآن کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کی ،اور یہ ہی شرح کی ہے اس حدیث کی محدثین نے۔اگر آپ اس شرح کو نہ مانیں تو پھر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ صحابہ،تابعین،ائمہ ومحدثین سے آپ زیادہ حدیث کی سمجھ رکھتے ہیں۔پھر بقول مرزا کے ان سب کا خدا اور ہوا (العیاذ باللہ)